خواب کی دینی حیثیت

آخری حصہ ؛

ڈاکٹر غلام قادر لون

شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف شرحیں کی ہیں ۔ امام خطابی (۳۱۹ - ۳۸۸ھ) نے اس سلسلہ میں علماء کے تین اقوال نقل کیے ہیں ۔

۱ ۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ وحی کی ابتداء سے لے کر وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال دنیا میں رہے ۔ مکہ میں آپؐ نے ۱۳ سال اور مدینہ میں ۱۰ برس قیام کیا ۔ مکہ میں پہلے چھ ماہ تک آپؐ کے پاس خواب میں وحی آتی رہی ۔ یہ آدھ سال کی مدت ہے اس لیے یہ مدت نبوت (کی مدت کا) ۴۶ واں جزء ہوگی ۔

۲ ۔ بعض دوسرے علماء کا قول ہے کہ رؤیا نبوت کے موافق ظاہر ہوتا ہے یہ نہیں کہ نبوت کا باقی حصہ ہے یہی اس کے معنی ہیں ۔

۳ ۔ علماء کے ایک اور گروہ کا کہنا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ علم نبوت کے اجزاء کا باقی جزء ہے ۔ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں ہے اور اسی معنی میں یہ حدیث ہے ۔

ذهبت النبوة وبقيت المبشرات	نبوت چلی گئی اور مبشرات رہ گئیں ، اچھا
الرويا الصالحة يراها المسلم	خواب جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کوئی
او ترى له [1]	دوسرا دیکھے ۔

ان احادیث و آثار اور اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت اور خواب میں کس قدر گہرا رشتہ ہے ۔ انبیاء کرام کے خوابوں کے بارے میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ وحی ہوتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں [2] عبید بن عمیر کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے انبیاء کرام کے خواب کو وحی بتاتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی ۔

إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ	(ابراہیمؑ نے کہا) میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ
فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ	میں تمہیں (اسماعیلؑ کو) ذبح کر رہا ہوں تو اب
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۔	بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے ؟ اسمٰعیل نے کہا ، اباجان آپ
(الصافات ، ۱۰۲) [3]	وہ کر جائیے جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے ۔

امام خطابی کا کہنا ہے کہ انبیاء کو خواب میں بھی وحی بھیجی جاتی تھی جس طرح انہیں بیداری میں وحی بھیجی جاتی ہے [4]

---

[1] امام خطابی ۔ معالم السنن مع سنن ابی داؤد ، کتاب الادب باب ۹۶ ما جاء فی الرؤیا حدیث : ۵۰۱۷ ، ۵ : ۲۸۱ ، ۲۷۹

[2] معالم السنن ، حدیث ۵۰۱۸ ، ۵ : ۲۸۱

[3] المستدرک ، کتاب تفسیر القرآن ، ۲ : ۲۹۴

[4]

امام ابن قیم (٦٩١ھ - ٧٥١ھ / ١٢٩٢ء - ١٣٥٠ء) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب وحی کا ذکر کرتے ہوئے پہلے نمبر پر رویائے صادقہ کا ذکر کیا ہے [1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول رویائے صادقہ (سچے خوابوں) سے شروع ہوا۔ اس زمانہ میں آپؐ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح سامنے آتی تھی [2] نبوت کی ٢٣ سال مدت کے دوران آپؐ برابر خواب کے ذریعہ خوشخبریوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ بارہا آپؐ کو خواب میں مستقبل کے واقعات سے آگاہ کیا گیا۔ جنت وجہنم کی سیر کرائی گئی اور ابرار و فجار کی جزا و سزا کا مشاہدہ کرایا گیا۔ احادیث وسنن کی کتابوں میں ان خوابوں کی روایات اتنی کثرت سے منقول ہیں کہ ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

خواب میں آپؐ کو بعض ایسے امور سے آگاہ کیا گیا جو بعد میں واقع ہوئیں مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (٩ ق ھ - ٥٨ھ / ٦١٣ - ٦٧٧ء) کے ساتھ نکاح سے پہلے آپؐ کو خواب میں ان کی تصویر حریر کے کپڑے میں دو بار دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ آپؐ کی زوجہ ہیں [3]

اللہ نے ہجرت سے پہلے خواب میں آپؐ کو مدینہ منورہ کی سرزمین کا مشاہدہ کرایا اور جنگ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت سے آگاہ کیا۔ آپؐ کا بیان ہے "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور تھے۔ میرا خیال گزرا کہ یہ سرزمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ یثرب نکلی۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ مصیبت تھی جو جنگ احد میں مسلمانوں پر پڑی۔ پھر میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے اچھی ہوگئی۔ یہ وہ فتح تھی جو اللہ نے ہم کو عطا کی اور مومن جمع ہوئے۔ میں نے اس خواب میں ایک گائے (ذبح ہوتی ہوئی) دیکھی اور یہ لفظ سنا کہ اللہ کا ثواب حاصل کرنا بہت اچھا ہے۔ وہ گائے تو مومن لوگ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وہ ثواب وہ تھا جو اللہ نے بدر کے بعد ہم کو نصیب فرمایا [4]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ (١٠ ق ھ - ٧٣ھ / ٦١٣ - ٦٩٢ء) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

---

[1] ابن قیم الجوزیہ۔ زاد المعاد، تحقیق شعیب الارنؤوط / عبدالقادر الارنووط بیروت الطبعۃ الثامنہ ١٤٠٥ھ / ١٩٨٥ء ١: ٧٨

[2] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اول ما بدی بہ رسول اللہ..... حدیث: ٦٩٨٢، ٤/٢٢: ٩٤ - ٩٧

[3] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب کشف المرأۃ فی المنام وباب ثیاب الحریر فی المنام حدیث: ٦٥٩٢ وحدیث: ٦٥٩٣، ٤/٢٢: ١١٦ - ١١٧ [4] صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا حدیث: ٢٠ (٢٢٧٢) ٤: ١٧٧٩ - ١٧٨٠ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر الرؤیا حدیث: ٣٩٢١، ٢: ١٢٩٢ - ١٢٩٣

خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا ایک کالی عورت پریشان حال مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جسے جحفہ کہتے ہیں منتقل کی گئی ہے [1]

ایک مرتبہ آپؐ حضرت عبادہ بن الصامت کی زوجہ حضرت ام حرام بنت ملحان (م ۲۸ھ/۶۴۸ء) کے گھر میں دن کو آرام فرما تھے۔ آپؐ ہنستے ہوئے جاگ گئے۔ حضرت ام حرام نے پوچھا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سمندر کے بیچ میں (جہازوں پر سوار) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح دکھائے گئے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ حضورؐ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور سر رکھ کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا "یارسول اللہ آپ کس سبب سے ہنستے ہیں؟ فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ دعا کیجئے خدا مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپؐ نے فرمایا "تم پہلوں میں شامل ہو"۔ حضرت ام حرام (قبرص پر حملہ کے موقع پر) جہاد کے لیے سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب سمندر سے نکل کر سواری پر بیٹھ گئیں تو سواری سے گر کر شہادت پائی [2]

جھوٹے مدعیان نبوت کی اطلاع بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دی گئی آپؐ کا بیان ہے۔ میں رات کو سویا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں وہ مجھے برے معلوم ہوتے پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان دونوں پر پھونک ماردوں۔ میں نے ان دونوں پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے میں نے ان دونوں کی تعبیر یہ لی کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے ان میں ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے [3]

بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ان کی تعبیر یہ لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ان میں ایک صنعاء والا (عنسی کذاب) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب) [4]

خواب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات حدیث کی کتابوں میں مروی ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب المرأۃ السوداء و باب المرأۃ الثائرۃ الراس حدیث ۶۶۱۶،۶۶۱۵، م ۲:۱۳۲-۱۳۳

[2] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب الرویا بالنہار حدیث : ۶۵۸۳، م ۲ : ۱۱۰ - ۱۱۱

[3] صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق باب وفد بنی حنیفہ حدیث : ۴۰۷۴، ۱۶ : ۱۹۳۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر الرویا، حدیث : ۳۹۲۱، ۲ : ۱۲۹۲۔

[4] صحیح البخاری۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب النفخ فی المنام حدیث ؛ ۶۶۱۳، م ۲ : ۱۲۱ - ۱۲۲

ان سے خواب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے ۔ علم تعبیر کے رہنما اصولوں کی نشاندہی جس قدر وضاحت کے ساتھ آپ نے فرمائی ہے ۔ وہ اپنی مثال آپ ہے ۔ یہ اصول مسلمانوں ہی میں نہیں دوسری قوموں کے معبرین کے یہاں بھی مسلمہ ہیں ۔

خواب دیکھنے والے اور معبر کے لیے سب سے پہلا مرحلہ وہ ہوتا ہے جب رؤیا اور حلم میں خلط ملط ہو جاتا ہے ۔ بعض اوقات معبر جس چیز کو حلم سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے وہ رؤیا ہوتا ہے اس کی مثال خود قرآن مجید میں ہے ۔ بادشاہ مصر نے معبرین سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے اضغاث احلام کہہ کر تعبیر دینے سے معذوری ظاہر کی ۔ بعد میں حضرت یوسفؑ نے اس خواب کی تعبیر دی ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا اور حلم (پریشان کن خواب) کا فرق واضح فرمایا ۔ آپؐ کا ارشاد ہے ۔

الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان [1]	رؤیا اللہ کی طرف سے اور حلم شیطان کی طرف سے ہوتا ہے ۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا جاتا تھا ۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خواب میں شیطان کے چھیڑ چھاڑ کا ذکر لوگوں سے نہ کیا کرو [2] یا جب تم میں کسی کے ساتھ خواب میں شیطان چھیڑ چھاڑ کرے تو لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے [3] آپؐ صحابہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے "جب تم میں کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کیلئے اللہ کا شکر کرے اور اس کا تذکرہ کرے جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے پس اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا [4] ایک حدیث میں شیطانی خواب دیکھنے پر اس سے پناہ طلب کرنے اور بائیں طرف تھوکنے کی ہدایت کی گئی ہے [5] ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تین بار بائیں طرف تھتکارے [6]

---

[1] صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا عن اللہ احدیث : ۶۵۸۶، ۴/۲ : ۹۸

[2] صحیح مسلم ۔ کتاب الرؤیا باب لایخبر بتلعب الشیطان حدیث : ۱۵ (۲۲۶۸) ۴ : ۱۷۷۶ ۔ ۱۷۷۷

[3] سنن ابن ماجہ ۔ کتاب الرؤیا باب من لعب بہ الشیطان فی منامہ حدیث : ۳۹۱۲، ۳۹۱۳/۲ : ۱۲۸۷

[4] صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر باب اذا رای مایکرہ حدیث : ۶۶۲۲، ۴/۲ : ۱۳۶

[5] صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءاً من النبوۃ حدیث : ۶۵۶۸، ۴/۲ : ۹۹

[6] سنن الترمذی ۔ کتاب الرؤیا باب اذا رای فی المنام مایکرہ مایصنع حدیث : ۲۲۷۷، ۴/ : ۵۳۵ ۔ ۵۳۶